مولانا شيخ محمد عادل رباني

سستی سے بچو

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ

"اور یہ کہو، کرو، کیونکہ اللہ ﷻ تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔" (قرآن ۰۹:۱۰۵)۔ صدق اللہ العظیم۔ اللہ عز و جل، فرماتا ہے، "بیکار مت بیٹھو۔" کام کرو، اور اللہ ﷻ دیکھے گا کہ تم نے کیا کام کیے۔ سستی (کاہلی) ایک ناپسندیدہ صفت ہے۔ انبیاء، مشائخ، اور صحابہ مسلسل خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ وہ مسلسل لوگوں اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے کام کرتے تھے۔ یعنی، دونوں کے لیے، اپنی روزی کمانے کے لیے بھی اور اسلام کی خدمت کے لیے بھی۔ لہٰذا، سستی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ سستی ان کی فطرت میں نہیں ہوتی۔ انبیاء، صحابہ، اور اولیاء کا کام مسلسل خدمت ہے۔ اپنی زندگی کے دوران، وہ جتنا ہو سکے خدمت کرتے ہیں؛ وہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے، ان کے گزر جانے کے بعد بھی۔

بہت سی مثالیں ہیں، بہت سے علماء۔ پہلے کے زمانے میں، لوگ زیادہ سے زیادہ چالیس یا پچاس سال تک زندہ رہتے تھے۔ لیکن، ان چالیس یا پچاس سال کی زندگی میں جو خدمت انہوں نے ادا کی، ایک معمولی شخص دو سو سال میں بھی پوری نہیں کر سکتا۔ لہٰذا، یہ کیسے ممکن ہے؟ اللہ عز و جل نے ان پر کرامات عطا کی اور اس طرح لوگوں کی خدمت ان کے ذریعے ہوئی۔

اس لیے، سستی ان کی فطرت میں نہیں ہوتی ہیں۔ سستی شخص نہ اپنا فائدہ کرتا ہے نہ دوسروں کا۔ اور جب ایک شخص بیکار بیٹھا ہو، کچھ نہیں کر رہا ہو، تو شیطان اس پر اور زیادہ حملہ کرتا ہے۔ دھوکے سے کہتا ہے، "تم کیا کرو گے؟ یہ کرو، وہ کرو،" اور اس کو گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر شخص کام کرتا ہے، پھر کم از کم شیطان کو ایسا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

اس لیے، ایک اور آیت میں فرمایا گیا ہے، **"فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ"**، "جب تم (اپنے کام) سے فارغ ہو جاؤ، تو فوراً اللہ کی عبادت میں کھڑے ہو جاؤ (یعنی نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ)۔ (۷)۔ اور (صرف) اپنے رب کی طرف رغبت کرو (اپنی نیت اور امیدیں لیکر)، اور دعائیں مانگو۔" (قرآن ۹۴:۰۷-۰۸)۔ "جب تم ایک کام سے فارغ ہو جاؤ، تو فوراً دوسرا شروع کر دو۔" اس کا مطلب ہے، چاہے نماز ہو یا دنیاوی معاملات، دونوں کے لیے ایسا ہی کرنا ہے۔ ویسے بھی، ان سب میں، اگر اسے اللہ ﷻ کی رضا کے لیے کیا جائے، تو یہ سب تمہارے لیے ثواب لکھا جائے گا۔ اگر تم جس چیز کے لیے محنت کرتے ہو، اللہ ﷻ کی رضا کے لیے ہو، اس نیت کے ساتھ کہ "میں اپنی روزی کماوں گا، اور میں لوگوں کی مدد کروں گا،" پھر یہ سب تمہارے لیے

مولانا شيخ محمد عادل رباني

نیکی اور ثواب لکھا جائے گا۔ اللہ ﷻ ہمیں کاہلوں میں نہ شامل کرے۔ کیونکہ زندگی برباد کرنا اسراف ہے (ضیاع کرنا ہے)، اور اللہ ﷻ اسراف سے پیار نہیں کرتا۔ اللہ ﷻ ہم سب کو قوت عطا فرمائے اور ہمیں شیطان کا کھلونا نہ بنائے، انشاءاللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۱ جون ۲۰۲۶/ ۰۶ محرم ۱۴۴۸
فجر نماز ـــــ اکبابا درگاہ، استانبول

www.mawlanasultan.org